جلد ۳۲ | ۸ ماہ صلح ۱۳۲۳ھ ش | ۱۱ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ | ۸ جنوری ۱۹۴۴ء | نمبر ۷

مدینۃ المسیح

لاہور ۸ ماہ صلح۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ۹½ بجے شب بذریعہ فون یہ اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ حضور کی طبیعت اب خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔ سیدہ ام طاہر احمد صاحبہ کی طبیعت بھی پہلے کی نسبت اچھی ہے۔ تم الحمد للہ۔ احباب سیدہ موصوفہ کی صحت کاملہ کیلئے دعا کریں۔

قادیان ۸ ماہ صلح۔ حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو پہلے کی نسبت کیقدر افاقہ ہے۔ احباب حضرت ممدوحہ کی صحت کے لئے دعا جاری رکھیں۔

حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کو نسبتاً آرام ہے۔ احباب کامل صحت کیلئے دعا فرمائیں۔

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو کل سے پھر حبس البول کے دورے کی تکلیف ہے دعائے صحت کی جائے ——— جلسہ کے بعد ۳ تا ۵ جنوری دفاتر صدر انجمن احمدیہ بند رہے جو آج کھل گئے۔

روزنامہ الفضل قادیان ——— ۱۱ محرم الحرام ۱۳۶۳ھ

خاتم النبیین کا مفہوم۔ دیگر آیات قرآنیہ کی روشنی میں

(تتمہ)

دوسری آیت

خاتم النبیین کی تشریح میں جو میں دوسری آیت پیش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ ہے:۔

من یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقاً ۝ (سورۃ نساء)

اس آیت کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر اعلان فرمایا ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد بھی بندوں کو وہی انعامات روحانیہ عطا کئے جائیں گے جو آپ سے قبل خدا تعالیٰ اپنے بندوں کو عطا کرتا تھا۔ مگر ان تمام انعامات کے حصول کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کو ضروری قرار دے دیا۔ گویا سابقہ روحانی انعاموں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد حاصل ہونیوالے انعاموں میں فی ذاتہٖ تو کوئی فرق نہیں۔ صرف حصول انعام کے طریق میں فرق ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل انعام نبوت حاصل کرنے کے لئے کسی نبی کی اتباع ضروری نہ تھی مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد وہ طریقہ بند کر کے حضور انور کی اطاعت کو حصول انعام کیلئے ضروری قرار دیدیا۔

مع کے معنی

اس جگہ بعض لوگ خواہ مخواہ ایک سوال پیدا کرتے ہوئے کہا کرتے ہیں۔ کہ اس آیت میں تو مع کا لفظ ہے۔ جس کے معنے صرف ساتھ ہونے کے ہیں نہ کہ نبی ہونے کے۔ تین چار سال کا ذکر ہے۔ جبکہ میں اڑیسہ میں فرائض تبلیغ سر انجام دینے کے لئے بھیجا گیا۔ موضع سونگڑہ کے غیر احمدی احباب نے اپنے ایک بڑے مولوی صاحب کو تار دے کر میرے ساتھ مناظرہ کے لئے بلایا۔ میں نے جب یہی آیت ان کے سامنے پیش کی۔ تو انہوں نے بڑی شوخی میں آ کر کہا۔ کہ یونہی قادیان سے بچوں کو اٹھا کر بھیجدیتے ہیں۔ جن کو نہ عربی کا علم ہوتا ہے۔ نہ صرف و نحو کا۔ اور آ کر علماء سے مناظرے شروع کر دیتے ہیں۔ اور پھر بڑا زور دیتے ہیں۔ کہ قرآن کریم سے ہی مناظرہ کریں گے۔ وہ سمجھتے ہیں۔ کہ گویا قرآن کریم اُن کے ہی گھر میں نازل ہوا ہے۔ اس کے بعد مجھے مخاطب کر کے کہنے لگے لو اگر تم مع کے معنے مِنْ قرآن کریم سے بتا دو۔ تو میں احمدی ہو جاؤں گا۔ میں نے کہا۔ مولوی صاحب احادیث میں لکھا تھا۔ کہ آخری زمانہ کے علماء قرآن کریم پڑھیں گے تو ضرور۔ مگر ان کے گلے سے نیچے نہ اُترے گا اور وہی قرآن کریم حضرت مسیح موعود کے ذریعہ دوبارہ دنیا میں نازل کیا جائے گا۔ سو آج اس حدیث کی صداقت بھی آپ کے ذریعہ ان حاضرین پر ثابت ہو جائے گی۔ سنئے!

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔ ابیٰ ان یکون مع الساجدین (پ ۱۴ ع ۳) کہ شیطان نے سجدہ کرنے والوں کے ساتھ ہونے سے انکار کر دیا۔ مولوی صاحب کیا اس آیت سے یہ مطلب نکل سکتا ہے کہ شیطان ظاہری طور پر بھی ملائکہ کے ساتھ کھڑا نہ تھا اور خدا نے حکم دیا تھا۔ کہ اے شیطان دُور کیوں کھڑے ہو۔ آ کر سجدہ کرنے والے ملائک کے ساتھ کھڑے تو ہو جاؤ۔ یہ مفہوم تو اس آیت سے ہرگز نہیں نکل سکتا۔ اس آیت سے صرف یہی مفہوم نکل سکتا ہے کہ شیطان ملائکہ کی طرح خود ساجد (یعنی سجدہ کرنیوالا) نہ ہوا۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ اسکو مخاطب کر کے فرماتا ہے۔ مامنعک ان تسجد اذ امرتک۔ کہ جب میں نے تجھ کو سجدہ کرنے کا حکم دیا تھا۔ تو پھر تو نے سجدہ کیوں نہ کیا۔ مولوی صاحب کیا اس جگہ مع کے معنے سوائے مِنْ (یعنی میں سے) اور کوئی لئے جا سکتے ہیں۔ اس کے بعد میں نے کہا۔ مولوی صاحب ممکن ہے۔ آپ کی اس سے بھی تسلی نہ ہو۔ اور اب جبکہ آپ نے احمدی بننے کا وعدہ بھی کیا ہے میرے لئے ضروری ہے۔ کہ میں قرآن کریم سے ہی دکھا دوں۔ کہ خدا تعالیٰ نے مع کے معنے مِنْ کئے ہیں۔ جیسا کہ وہ اعراف ع ۲ میں اسی واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے۔ لم یکن من الساجدین۔ کہ شیطان ساجدین یعنی سجدہ کرنیوالوں کا ایک فرد ساجد نہ ہُوا۔ یعنی جس طرح ملائکہ نے سجدہ کیا۔ اسی طرح شیطان نے سجدہ نہ کیا۔

مولوی صاحب میں نے تو آپ کا مطالبہ پورا کر دیا۔ اب آپ احمدی ہوں یا نہ۔ یہ آپ کی مرضی۔ مگر یہ تو تسلیم کریں۔ کہ جو علم عربی اور فہم قرآن اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے طفیل بچوں کو دیا ہے۔ وہ آپ جیسے علماء سے مخفی ہے۔

مع سے مراد مِنْ

اس پر مولوی صاحب نے فرمایا۔ اور بڑی ہی مشکل سے اقرار تو کیا۔ کہ بیشک مع کے معنے مِنْ کے ہیں۔ مگر یہ کس طرح معلوم ہو۔ کہ اسجگہ بھی مع کے معنے مِنْ کے ہیں۔ میں نے کہا۔ آپ کے اس سوال کا جواب بھی قرآن کریم نے یہیں دے رکھا ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ اس جگہ صرف مع النبیین کہکر چھوڑ دیتا۔ تو پھر آپ کے لئے گنجائش سوال ہو سکتی تھی۔ مگر اُس نے النبیین کے ساتھ صدیقین، شہداء اور صالحین کو بھی رکھ دیا ہے۔ تاکہ کوئی مع سے ظاہری معیت مراد نہ لے۔ ورنہ اُسے آیت کے معنے اس طرح کرنے پڑیں گے۔ کہ جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کریگا۔ وہ نبی تو نہیں ہوگا۔ ہاں صرف نبیوں کے ساتھ ہوگا۔ اسی طرح جو شخص خواہ کس قدر بھی اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے۔ وہ صدیق نہیں ہوگا۔ ہاں صدیقوں کے ساتھ ہوگا۔ اسی طرح کامل مطیع آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شہید تو نہیں ہوگا۔ ہاں شہیدوں کے ساتھ ہوگا۔ اور اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل فرمانبردار صالح تو نہیں ہوگا۔ ہاں پہلی امتوں کے صالحین کے ساتھ ہوگا۔

ایڈیٹر:۔ غلام نبی
بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے شائع کیا۔

مگر یہ کس قدر مضحکہ خیز خیال بن جاتا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے انبیاء کے متبعین اگر اپنے نبیوں کی اطاعت کریں۔ تو وہ تو اولٰئک ھم الصدیقون والشھداء کے ماتحت صدیق شہید بن جائیں۔ لیکن اگر ہم کامل نبی کی کامل اتباع بھی کریں۔ تو ہم نہ صدیق بن سکیں نہ شہید نہ صالح۔ بلکہ قیامت کے دن جہاں دوسرے خوش قسمت لوگ اپنے نبیوں کے ساتھ روحانی انعامات سے متصف ہو کر ان کی اطاعت کا لطف اٹھا رہے ہونگے۔ وہاں کامل و مکمل نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے (نعوذ باللہ) بدقسمت فرمانبردار اپنے نبی کی ظاہری معیت بھی کھو کر پہلے نبیوں کے صدیق، شہید۔ تلاش کرتے پھریں گے تاکہ کسی طرح ان کی ظاہری معیت ہی حاصل ہو سکے۔ (والعیاذ باللہ) غور تو کریں جب حضرت ابوبکرؓ کے کان میں سورۂ حدید کی یہ آیت پڑی ہوگی۔ کہ ان الذین اٰمنوا باللہ ورسلہ اولٰئک ھم الصدیقون والشھداء عند ربھم یعنی سابقہ نبیوں کے متبعین کو تو صدیق اور شہید بنایا گیا۔ اور پھر انہوں نے یہ سنا ہوگا۔ کہ من یطع اللہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللہ علیھم کہ اے ابوبکر حضرت محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہر رنگ میں اطاعت کرنے والا اس دنیا میں نہ نبی ہوگا۔ نہ صدیق۔ نہ شہید نہ صالح۔ ہاں قیامت کے دن تو اپنے مطاع حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت سے بھی محروم کر دیا جائے گا۔ اور اس دن پہلے نبیوں صدیقوں، شہیدوں اور صالحین کی تلاش کرتا پھرے گا۔ تا تجھ کو ان کی مصاحبت و معیت ظاہری حاصل ہو۔ تو غور کیجئے کہ اس مفہوم کے ماتحت حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی رُوح کس قدر پژمردہ اور غمگین ہوئی ہوگی۔

عورت نبی نہیں بن سکتی

اس کے بعد مولوی صاحب کہنے لگے اس آیت میں تو لکھا ہے۔ کہ من یطع اللہ۔ یعنی جو بھی اطاعت کرے گا۔ اور جو میں تو مرد اور عورتیں دونوں شامل ہیں۔ پھر کیا ہم ان معنوں کی رُو سے تسلیم کر لیں۔ کہ آئندہ عورتیں بھی نبی ہوا کریں گی۔ یاد رہے۔ کہ صرف قرآن کریم سے اس کا جواب لوں گا۔ ادھر ادھر کی باتوں سے ٹالنے کی کوشش نہ کرنا۔

مَیں نے کہا مولوی صاحب آج یہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ادنےٰ خادم آپ پر ثابت کر کے چھوڑیگا کہ فی الواقع حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر دوبارہ قرآن کریم نازل ہوا اور آج وہی قرآن کریم سمجھ سکتا ہے۔ جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی غلامی میں داخل ہو۔ اب جواب سنیئے۔

آپ نے کہا ہے من یطع اللہ میں جو لفظ من آیا ہے۔ اس میں مرد اور عورتیں دونوں شامل ہوتی ہیں۔ پھر کیا اب یہ توقع رکھیں۔ کہ آئندہ مردوں کے علاوہ عورتیں بھی نبی بنا کریں گی۔ لیجئے اس کا جواب قرآن کریم سے سنیئے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ یھب لمن یشاء اناثا ویھب لمن یشاء الذکور (سورہ شوریٰ ۵) کہ اللہ تعالےٰ جس کو چاہتا ہے لڑکیاں عطا کرتا ہے۔ اور جس کو چاہتا ہے لڑکے دیتا ہے غور فرمائیے۔ من یطع اللہ میں جو من کا لفظ اللہ تعالیٰ نے استعمال فرمایا ہے۔ اور آپ کے معنی کے مطابق من میں مرد اور عورتیں دونوں شامل ہوتے ہیں تو کیا ہم جناب سے بھی عورتوں کی طرح لڑکے یا لڑکی جننے کی توقع رکھیں۔

اس جواب پر جب مولوی صاحب نے اپنی باری میں کوئی تبصرہ نہ فرمایا۔ تو میں نے کہا مولوی صاحب میں نے پوچھا تھا۔ کہ آپ کے خیال میں جب من میں مرد اور عورتیں شامل ہیں۔ تو مَیں نے جو آیت پڑھی ہے۔ اس میں بھی اللہ تعالےٰ نے جس ہستی کو لڑکے لڑکیاں عطا کرنے کا ذکر کیا ہے۔ اس کے متعلق بھی من کا لفظ فرمایا ہے۔ تو کیا آپ کے اس نظریہ کے ماتحت جناب کو بھی اس عطاء الٰہی کے حامل ہونے کا مستحق سمجھ لیں۔ مولوی صاحب کہنے لگے۔ بھائی یہ بات تو درست ہے۔ کہ من میں مرد و عورتیں دونوں شامل ہیں۔ مگر چونکہ سنت اللہ یہی ہے۔ کہ اللہ بچے عورتوں کے ذریعہ پیدا کرتا ہے۔ اس لئے لن تجد لسنۃ اللہ تبدیلا کے ماتحت ہم یہ تسلیم کرنے کے لئے مجبور ہیں۔ کہ مردوں کو بچے نہ ہوں گے۔ بلکہ عورتوں کو ہی ہوں گے۔ اس پر میں نے کہا۔ اب معاملہ صاف ہوگیا۔ مولوی صاحب کہتے ہیں۔ کہ بے شک من میں مرد و عورتیں شامل ہیں۔ مگر چونکہ سنت اللہ یہ ہے۔ کہ بچے عورتوں کو ہوں۔ اس لئے بچوں کی توقع مردوں سے نہ رکھی جائے گی۔ یہ بات بالکل سچ ہے۔ آیئے ذرا قرآن کریم کا مطالعہ کریں۔ انبیاء بنانے کے متعلق بھی خدا نے اپنی کوئی سنت قرار دی ہے یا نہیں۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ ما ارسلنا من قبلک الا رجالاً نوحی الیھم (سورۂ یوسف رکوع ۱۲) یعنی اے ہمارے محمد (مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) ہماری سنت یہ ہے۔ کہ ہم مردوں کو ہی نبی بنا کر بھیجا کرتے ہیں۔

اب جبکہ ہمیں قرآن کریم سے نبیوں کے متعلق اللہ تعالےٰ کی اس سنت کا علم ہوگیا۔ کہ مردوں کو ہی نبی بنا کر بھیجا کرتا ہے۔ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت کرنے والے بے شک مرد اور عورتیں بھی ہونگی۔ مگر نبی سنت اللہ کے مطابق مردوں کو ہی بنایا جائے گا۔

نبوت وہبی ہے نہ کسبی

اس کے بعد مولوی صاحب کہنے لگے اچھا اگر اطاعت سے نبوت مل سکتی ہے تو پھر تو نبوت کسبی ہوگی وہبی نہ رہی۔ میں نے جواباً کہا مولوی صاحب آپ کے اس سوال کا جواب بھی اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں دیا ہوا ہے۔ ایک جواب تو میری طرف سے پیشکردہ آیت من یطع اللہ الخ میں ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ذالک الفضل من اللہ۔ کہ یہ انعام نبوت۔ اور صدیقیت اور شہادت۔ صالحیت جو میری طرف سے میرے بندو تم کو ملیں گے۔ یہ سب میرا فضل ہی کہلائیں گے۔ مگر ہاں ان میرے فضلوں کے جاذب وہی ہونگے من یطع اللہ جو اللہ اور اسکے اس رسول (محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سچے فرمانبردار ہوں گے۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں۔

"وہ شخص جو بغیر اقرار افاضہ اس کے کسی فضیلت کا دعوےٰ کرتا ہے وہ انسان نہیں ہے۔ بلکہ ذریت شیطان ہے۔ کیونکہ ہر ایک فضیلت کی کنجی اسکو دی گئی ہے۔ اور ہر ایک معرفت کا خزانہ اسکو عطا کیا گیا ہے۔ جو اس کے ذریعہ سے نہیں پاتا۔ وہ محروم ازلی ہے"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۱۶)

دُوسرا جواب یھب لمن یشاء والی آیت میں دیا گیا ہے۔ اس میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے وہ بطور وہب دیتا ہے جس کو چاہتا ہے لڑکیاں۔ اور وہی طور پر ہی دیتا ہے۔ جس کو چاہتا ہے لڑکے۔ پس جب اللہ تعالےٰ نے لڑکے لڑکیوں کو بھی وہبی قرار دیا ہے تو کیا اس سے کسی کا وہم بھی اس طرف جا سکتا ہے کہ اولاد کے پیدا ہونے میں کسب کا کوئی دخل نہیں۔

اس پر مولوی صاحب کہنے لگے۔ پھر ہر اطاعت کرنے والے کو نبی بن جانا چاہیئے میں نے کہا مولوی صاحب اس کا جواب بھی انہی دونوں آیات میں اللہ تعالےٰ نے دے دیا ہے۔ جس کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ اللہ کے ہر ایک انعام کو خواہ وہ کس قدر بھی چھوٹے سے چھوٹا ہو۔ اللہ تعالےٰ کا فضل اور اس کا وہب ہی کہنا چاہیئے۔ مگر یہ ضروری ہے۔ کہ ہر فضل اور ہر وہب کا جاذب کوئی نہ کوئی کسب ہوگا۔ مگر ہم نہیں کہہ سکتے کہ ہمارے اعمال میں سے کونسا عمل کس وہب اور خدا تعالےٰ کے کس فضل کا جاذب ہوگا۔ اسکا علم خدائے علیم و خبیر کو ہی ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے ذالک الفضل من اللہ کہ انعام نبوت اور انعام صدیقیت اور انعام شہادت اور انعام صالحیت ہے تو میرا فضل۔ مگر ملیگا اس کو من یطع جو اطاعت کریگا۔ اسکے بعد مذکورہ بالا سوال کا جواب دیتا ہوا فرماتا ہے کفیٰ باللہ علیما یہ فیصلہ کرنا کہ کس شخص کا کونسا فعل میرے کسی فضل کا جاذب ہو سکتا ہے۔ اور اگر ہو سکتا ہے

تو ان انعاموں میں سے کس انعام کا۔ اس کا علم اللہ کو ہی ہے۔ ہم اس میں دخل نہیں دے سکتے۔ کیونکہ اللّٰہ اعلم حیث یجعل رسالتہ اللہ تعالےٰ ہی جانتا ہے۔ کہ وہ اپنے انعام رسالت سے کس کو نوازے۔ پس ہمیں جو حکم ہے وہ یہی ہے یا ایھا الذین اٰمنوا اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول کہ اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے چلے جائیں۔ اور دوسرا جواب ایک لھن بیشاء میں اس طرح دیا۔ کہ بیشک بچہ ہماری بخشش اور فضل ہی کے ماتحت ملتا ہے۔ مگر یہ فضل خاوند بیوی کے تعلق کے بعد ہی کسی کو ملے گا۔ مگر باوجود اس کے کوئی نہیں جان سکتا۔ کہ میاں بیوی کے کس وقت کے تعلق کو خدا تعالےٰ نوازے گا۔ اس کا علم صرف اور صرف خدائے علیم وخبیر کو ہی ہوتا ہے۔

انعام نبوت فضل کبیر ہے

سورۂ احزاب میں جہاں اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاتم النبیین قرار دیا تھا۔ وہیں اس کے مفہوم کو واضح کرنے کے لئے آپ کو سراج منیر بھی فرمایا اور پھر اگلی آیت میں فرمایا وبشر المؤمنین بان لھم من اللّٰہ فضلاً کبیرا (احزاب ع ۶) کہ اے ہمارے خاتم النبیین تو مومنوں کو بشارت دے دے۔ کہ میرا خاتم ہونا تمہارے لئے غم اور افسوس کا باعث نہیں۔ بلکہ تمہارے لئے ایک بہت بڑی بشارت اپنے اندر رکھتا ہے۔ کیونکہ میرا خاتم ہونا تم کو اللہ تعالےٰ کی طرف سے فضل کبیر دلانے کے لئے ہے کسی فضل کو روکنے اور بند کرنے کے لئے نہیں

اے برادران کرام! اس آیت کریمہ کا مفہوم ذہن میں رکھنے کے بعد اب ذرا سورۂ نساء کی اس آیت کو پڑھیں جس میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین وحسن اولٰئک رفیقا۔ ذالک الفضل من اللّٰہ وکفیٰ باللّٰہ علیما۔ کہ اللہ تعالےٰ نے لوگوں پر جو انعام نازل کئے۔ ان کو چار حصوں میں تقسیم کیا ہے۔ یعنی نبی، صدیق شہید اور صالح اور یہ چاروں قسم کے انعام میرا فضل ہیں۔ یہ جن چاروں انعاموں کو اللہ تعالےٰ نے اپنا فضل قرار دیا ہے۔ وہ چاروں ایک ہی رتبہ اور ایک ہی مقام کے تو نہیں ہیں۔ کیونکہ صالح سے اوپر شہید اور شہید کے اوپر صدیق اور صدیق کے اوپر نبی کا مقام ہوتا ہے۔ پس جس طرح ان انعامات میں ترتیب ہے۔ اسی طرح ہم کو انعام کی ترتیب کے ساتھ مذکورہ فضل کو بھی ادنےٰ اور اعلےٰ یا چھوٹا اور بڑا فضل کہنا پڑے گا۔ یعنی گو صالح پر بھی اللہ تعالےٰ کا فضل ہے۔ مگر اس سے زیادہ شہید پر اللہ کا فضل ہے۔ اسی طرح شہید پر جو اللہ کا فضل ہے اس سے زیادہ صدیق پر اللہ کا فضل ہے۔ اور صدیق پر جو اللہ کا فضل ہے اس سے کہیں بڑا فضل نبی پر ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے ہمیں لازماً تسلیم کرنا پڑے گا۔ کہ سورۂ احزاب میں بیان کردہ فضل کبیر سے مراد انعام نبوت کے سوا اور کچھ نہیں۔ پس بشر المؤمنین میں جس فضل کبیر کی مومنوں کو حضرت خاتم النبیین کے ذریعہ بشارت دی گئی تھی۔ وہ یقیناً مقام نبوت ہی ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے ہر انعام مل سکتا ہے

اب میں صرف ایک بات من یطع اللّٰہ والی آیت کے متعلق بیان کرکے اسی مفہوم کی تیسری آیت پیش کرونگا۔ ہم سب لوگ جو اس وقت یہاں جمع ہیں۔ اور انبیاء کو تسلیم کرتے ہیں۔ اس بات پر ہمارا یقین ہے۔ کہ جب کوئی شخص کسی نبی کی بیعت کرتا۔ اور اس کے سلسلہ میں داخل ہوتا ہے۔ تو اس کی غرض یہی ہوتی ہے۔ کہ اس کے ذریعہ اللہ تعالےٰ کا قرب اور اس کے فیوض وبرکات اور روحانی انعام حاصل ہوں۔ اور اللہ تعالےٰ نے جیسا کہ میں بیان کر چکا ہوں اپنے روحانی انعاموں کو چار حصوں میں تقسیم کرکے ان کو نبوت، صدیقیت، شہادت اور صالحیت کے ناموں سے موسوم کیا ہے۔ پھر خود ہی سورۂ حدید ع ۲ میں کل انبیاء کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا والذین اٰمنوا باللّٰہ ورسلہ اولٰئک ھم الصدیقون والشھداء عند ربھم۔ کہ وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ پر اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے تھے۔ ان کو ان انبیاء کی تاثیر قدسی سے جو روحانی انعام حاصل ہو سکے۔ وہ زیادہ سے زیادہ صدیقیت تک محدود تھے۔ مگر جہاں اللہ تعالےٰ نے صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر فرمایا وہاں آپ کی تاثیر قدسی اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فیض رسانی سے آپ کے متبعین کو جو روحانی انعام مل سکتے تھے۔ ان کو صدیقیت سے اوپر مقام نبوت کا بھی وعدہ دے دیا۔ جیسا کہ فرمایا ومن یطع اللّٰہ والرسول فاولٰئک مع الذین انعم اللّٰہ علیھم من النبیین والصدیقین والشھداء والصالحین۔ کہ اللہ تعالیٰ اور اس نبی (حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اطاعت کرنے والا انعام صالحیت بھی حاصل کر سکتا ہے۔ انعام شہادت سے بھی بہرہ اندوز ہو سکتا ہے مقام صدیقیت سے بھی سرفراز کیا جا سکتا ہے۔ ان سب سے بڑے روحانی انعام نبوت سے بھی نوازا جا سکتا ہے۔

پس یہی مفہوم ہے جو خاتم میں بیان کیا گیا تھا۔ اور یہی مفہوم ہے۔ جس کو من یطع الرسول میں بیان کیا گیا۔ کیونکہ مہر اسی چیز پر اپنا نشان پیدا کرے گی جو اس کے ساتھ لگتی۔ اور اس کے اثر کے نیچے آتی ہے۔ اور نبی سے بھی وہی فیضیاب ہو سکتا ہے۔ جو اس کے ساتھ تعلق روحانی پیدا کرکے اس کے زیر اطاعت رہے۔ پس ہمارے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں چونکہ سب کے سب روحانی انعام جمع ہیں۔ اس لئے آپ کی اطاعت کرنے والا آپ کی تاثیر قدسی سے حسب استطاعت ادنےٰ سے اعلےٰ انعام حاصل کر سکتا ہے اور ہر مقام پر پہونچ کر کہہ سکتا ہے کہ سب ہم نے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا وہ جس نے دیں دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے

سورۂ فاتحہ کی ایک آیت

قرآن کریم میں بہت سی ایسی آیات ہیں جو خاتم النبیین کے اس مفہوم کو واضح کرتی ہیں۔ بلکہ میرے نزدیک تو سارا قرآن کریم ہی یہ مفہوم پیش کر رہا ہے۔ کہ ایسی نبوت کا دروازہ کھلا ہے۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاثیر قدسی کی برکت کی رہین منت ہو۔ اس وقت بیان کرنے کے لئے میں نے سات آیات کا انتخاب کیا تھا۔ مگر اس مختصر سے وقت میں ان کا بیان کرنا بھی مشکل ہے۔ اب میں صرف ایک اور آیت اختصار کے ساتھ پیش کر دیتا ہوں۔ خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ یہ سورۂ فاتحہ کی آیت کریمہ ہے۔ اور سورۂ فاتحہ وہ سورت ہے جس کو قرآن کریم کا متن قرار دیا جاتا ہے۔ پھر یہ آیت کریمہ اس سورۃ کی آیت ہے۔ جس کو ہر نمازی روزانہ کم از کم ۴۰۔ ۵۰ مرتبہ پڑھتا ہے۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ کہ سورۂ فاتحہ پڑھے بغیر نماز نہیں مقبول ہوتی۔ آپ سوچئے اتنی بڑی اہمیت رکھنے والی سورت اور پھر اس قدر کثرت سے پڑھی جانے والی سورت خاص اور اہم برکات پر ہی مشتمل ہو سکتی ہے۔

اس کے پہلے حصہ میں تو اللہ تعالےٰ کی حمد وثنا کی گئی ہے۔ پھر اقرار عبودیت اور اس اقرار عبودیت کے بعد اپنے حقیقی محسن ومربی سے استعانت طلب کی گئی ہے۔ اس کے بعد ایک بہت بڑی اہمیت رکھنے والی دعا مانگی گئی ہے۔ جس کے الفاظ ہیں اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ اے اللہ چلا ہم کو صراط مستقیم پر اور صراط مستقیم وہ ہے۔ جس پر چلنے والوں کو تو نے اپنی جناب سے انعام عنایت فرمائے۔ اس کے یہ تو معنی ہو نہیں سکتے۔ کہ ہم صرف اس راستہ پر چلتے ہی چلے جائیں۔ اور اس انعام کو حاصل نہ کر سکیں۔ جو اس راہ پر چلنے والوں کو ملا تھا۔ بلکہ صاف اور سیدھے معنے یہ ہیں۔ کہ ہم کو بھی وہی انعام عطا کر۔ جو تو نے پہلے اپنے بندوں کو عطا کیا۔

انعام دو ہی ہیں

یوں تو اللہ تعالیٰ کے اس [illegible] ہیں۔ کہ ان کا شمار ہی کون کر سکتا ہے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے تمام انعاموں کو اپنے ایک عظیم الشان نبی حضرت موسیٰؑ کی زبانی دو حصوں میں تقسیم کر کے ہمارے لئے آسانی پیدا کر دی۔ تمام دنیاوی انعاموں کے مجموعہ کا نام بادشاہت رکھا۔ اور تمام روحانی انعاموں کے مجموعہ کا نام نبوت رکھا۔ جیسا کہ فرمایا۔ اذکروا نعمت اللہ علیکم اذجعل فیکم انبیاء وجعلکم ملوکًا۔ یعنی یاد کرو اللہ نے تم پر دونوں قسم کی نعمت نازل کی۔ یعنی تم میں بادشاہ بھی بنائے۔ اور نبی بھی۔ اب جبکہ خود قرآن کریم نے سابقہ لوگوں پر نازل ہونیوالے انعاموں کو معین فرما دیا۔ تو ہمارے لئے اس دعا کے معنے سمجھنے میں کوئی دقت نہ رہی۔ کہ جس میں ہم اللہ تعالیٰ سے عرض کرتے ہیں۔ کہ اے اللہ ہمیں بھی وہی انعام دے۔ جو تو نے ہم سے پہلے لوگوں کو دئے تھے۔ یعنی ہم میں نبی بھی پیدا کر۔ اور ہم میں بادشاہ بھی بنا۔ پس یہی وہ اہم مقصد تھا جس کے لئے خود اللہ تعالیٰ نے اس خیر امت کو یہ دعا سکھائی۔ اور پھر روزانہ بار بار اس کے اعادہ کا حکم دیا۔ اگر اللہ تعالیٰ نے ہم کو وہ انعام عطا نہیں فرمانا تھا۔ اور ہم کو نعمت نبوت سے محروم رکھنا تھا۔ تو پھر ہم کو اس قدر اہم دعا خود سکھانے کی ضرورت ہی کیا تھی۔ پھر یہ وعدہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ کہ ادعونی استجب لکم۔ مجھ سے دعا مانگو۔ میں قبول کروں گا۔ پھر یہ کیوں فرمایا اذا سألک عبادی عنی فانی قریب۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ کہ میرے قریب ہونے کا یہی ایک ثبوت ہوگا۔ کہ میں دعا کرنیوالوں کی دعا سنوں گا۔

انتہائی تعجب کا مقام

کیا یہ انتہائی تعجب کا مقام نہیں۔ اور یہ خیال ایک مضحکہ خیز خیال نہیں بن جاتا۔ کہ ایک طرف تو ہم کو خود خدا دعا سکھاتا ہے۔ اور تاکید کرتا ہے۔ کہ ہر نماز بلکہ ہر رکعت میں اس دعا کا اعادہ کیا کرو میں ضرور اپنے بندوں کی دعا قبول کروں گا لیکن جب اس کے کروڑہا عاجز بندے روزانہ دست بستہ ہو کر اور اس کے آستانہ پر کھڑے ہو کر اسی کے سکھلانے کے مطابق عرض کرتے ہیں۔ کہ اے اللہ تعالیٰ جس طرح تو نے بنی اسرائیل کو دینی و دنیاوی نعمتوں سے مالا مال کیا تھا۔ اسی طرح ہم پر بھی نظر عنایت کر۔ اور ہم میں بھی نبی مبعوث فرما۔ تو ہمارا منعم حقیقی جواب دے۔ کہ میں خاتم النبیین کے ذریعہ انعام نبوت بند کر چکا ہوں۔ پھر اس کے بندے عاجزانہ طور پر یہی کہتے۔ کہ اے منعم انعام نبوت عطا کر۔ تو وہ پھر یہی کہے۔ میں بند کر چکا ہوں اس کی مخلوق پھر درخواست کرتی ہے۔ کہ اے سچے وعدوں والے تو نے ہی خود وعدہ کیا تھا۔ ادعونی استجب لکم۔ پس ہم مانگتے ہیں۔ تو اپنے وعدہ کے موافق ہمیں بھی اس نعمت سے سرفراز فرما۔ مگر وہ پھر آگے سے جواب دے۔ یہ سب سچ ہے۔ مگر میں کیا کروں۔ میں انعام نبوت بند کر چکا ہوں۔ اس لئے مجبور ہوں۔ تعجب ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور اس کے منعم کے درمیان ۱۳ سو سال سے یہ تکرار جاری ہے۔ ہم انعام مانگتے ہیں۔ وہ کہتا ہے۔ میں بند کر چکا۔ اور کوئی نہیں سوچتا کہ جب اللہ تعالیٰ انعام نبوت بند کر چکا ہے۔ تو ہم کیوں شب و روز رو رو کر اور ناک رگڑ رگڑ کر یہ دعا کرتے چلے جاتے ہیں۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیہم۔ کہ اے منعم حقیقی جس طرح تو نے بنی اسرائیل میں نعمت نبوت جاری رکھی۔ ویسے ہی یہ نعمت ہم کو بھی عطا کر۔

میرے بھائیو! اصل حقیقت یہی ہے کہ وہ ہمارا رب اور وہ ہمارا رحمان اور رحیم ہم کو انعام نبوت عطا کرنے کے لئے بخیل نہیں۔ بلکہ وہ اپنے اس انعام سے پہلے زمانوں سے احسن طور پر دینے کو تیار ہے۔ مگر کوئی اس کے منشاء کو سمجھے بھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

(۱) "چونکہ وہ جانتا تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جامع کمالات تمام انبیاء کے ہیں۔ اس لئے اس نے ہماری پنجوقتہ نماز میں ہمیں یہ دعا پڑھنے کا حکم دیا۔ اھدنا الصراط المستقیم۔ صراط الذین انعمت علیہم۔ یعنی اے ہمارے خدا ہم سے پہلے جس قدر نبی اور رسول اور صدیق اور شہید گذر چکے ہیں۔ ان سب کے کمالات ہم میں جمع کر۔"

(حقیقۃ الوحی)

(۲) "اگر بروزی معنوں کی رو سے بھی کوئی شخص نبی اور رسول نہیں ہو سکتا۔ تو پھر اس کے کیا معنے کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم۔

یہ ضرور یاد رکھو کہ اس امت کیلئے وعدہ ہے۔ کہ وہ ہر ایک ایسے انعام پائیگی جو پہلے نبی اور صدیق پا چکے۔ پس منجملہ ان انعامات کے وہ نبوتیں اور پیشگوئیاں ہیں۔ جن کی رو سے انبیاء نبی کہلاتے رہے۔ لیکن قرآن شریف بجز نبی بلکہ رسول ہونے کے دوسروں پر علوم غیب کا دروازہ بند کرتا ہے۔ جیسا کہ آیت لا یظہر علیٰ غیبہ احدًا الا من ارتضیٰ من رسول سے ظاہر ہے۔ پس مصفّٰی غیب پانے کے لئے نبی ہونا ضروری ہوا۔ اور آیت انعمت علیہم گواہی دیتی ہے کہ اس مصفّٰی غیب سے یہ امت محروم نہیں۔ اور مصفّٰی غیب حسب منطوق آیت نبوت اور رسالت کو چاہتا ہے۔ اور وہ طریق براہ راست بند ہے۔ اس لئے ماننا پڑتا ہے۔ کہ اس موہبت کے لئے محض بروز اور ظلیت اور فنا فی الرسول کا دروازہ کھلا ہے۔"

مولوی محمد علی صاحب نے بھی لکھا:۔

"ہمیں بھی ایسی وسیع دعا کرنے کا حکم ہے۔ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیہم اور اس کی قبولیت بھی یقینی ہے۔ کیونکہ اگر وہ مدارج جو منعم علیہ لوگوں کو ملے۔ خدا کسی دوسرے کو دے ہی نہ سکتا تھا۔ تو پھر ہمیں یہ دعا سکھلانے کے کیا معنے۔ مخالف خواہ کوئی معنے کرے مگر ہم تو اسی پر قائم ہیں کہ خدا نبی پیدا کر سکتا ہے۔ صدیق بنا سکتا ہے۔ اور شہید اور صالح کا مرتبہ عطا کر سکتا ہے۔ مگر چاہئے مانگنے والا۔" (الحکم ۱۸ر جولائی ۱۹۰۸ء ملک)

جگر کو پاش پاش کر دینے والا عقیدہ

آہ! مجھے تو بڑی حیرت اور سخت صدمہ ہوتا ہے۔ جب میں قرآن کریم میں پڑھتا ہوں۔ کہ حضرت موسیٰؑ تو اپنی قوم کو اللہ تعالیٰ کی یہ عظیم الشان نعمت یعنی نعمت نبوت یاد کراتے ہوئے فرمائیں۔ اذکروا نعمت اللہ علیکم اذجعل فیکم انبیاء۔ کہ اے میری قوم بنی اسرائیل تم پر اللہ تعالیٰ کا کس قدر بڑا روحانی انعام نازل ہوتا رہا۔ کہ اس نے تم میں اپنے نبی بھیجے۔ اور اس طرح ان میں روحانی ولولہ اور تعلق باللہ کا ایک جوش پیدا کر دیتے۔ مگر آہ ہمارا آقا تمام نبیوں کا سردار۔ تمام اولین و آخرین کی خوبیوں کا جامع۔ رحمت للعالمین اپنی خیر امت کو اس نعمت عظمیٰ کی تذکیر کرا کر اس میں روحانی عشق اور محبت الٰہی اور تعلق باللہ پیدا کرانے کے لئے یہ نہ فرما سکے۔ اذکروا نعمت اللہ علیکم اذجعل فیکم انبیاء۔ بلکہ اپنے جاں نثاروں۔ اور جذبۂ وفاداری میں بے مثل خادموں سے بقول غیر احمدیاں یہ فرمائے:۔ یا ایھا الذین امنوا اذکروا نعمت اللہ علیکم۔ اذ سد اللہ علیکم باب النبوۃ۔ کہ اے مومنو۔ اے میرے جاں نثار مومنو! موسیٰؑ نے تو نبوت دئے جانے کا نام نعمت رکھ کر ان پر عشق الٰہی کا ولولہ پیدا کیا تھا۔ مگر میں تمہیں کہتا ہوں۔ کہ اب اللہ تعالیٰ کی تم پر یہ نعمت ہوئی ہے۔ کہ اس نے باب نبوت بند کر دیا ہے۔ پس تم بہت بہت شکر کرو۔ کہ تم اس نعمت سے محروم کر دئے گئے ہو (معاذ اللہ)

میرے بھائیو اور میرے بزرگو! یہ عقیدہ کس قدر دل کو ٹکڑے ٹکڑے اور جگر کو پاش پاش کر دینے والا ہے۔ اور ہمارے آقا کا حضرت موسیٰؑ کے مقابلہ میں کیا مقام اور کیا حیثیت رہ جاتی ہے کہ جس انعام کو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اپنے بندوں کے لئے جاری رکھا۔ اور جس انعام کو حضرت موسیٰؑ یاد کرا کر خدا کے ساتھ محبت و شکر کے جذبات میں ہیجان پیدا کر دیتے۔ ہمارا پیارا آقا اس نعمت کی بشارت کے لئے لب کشائی تک نہ فرما سکے۔

بلکہ اس کے برعکس یہ اطلاع دے کہ میرے ذریعہ اب یہ نعمت ابدالآباد کیلئے بند ہوگئی ہے۔ حاشاللہ ھذا بہتان عظیم۔ اس سے بڑھ کر ماتم کے دن امت محمدیہ کے لئے اور کون ہو سکتے ہیں۔

خوشی کا مقام

مگر اے حاضرین کرام۔ آؤ ہم عید منائیں۔ آؤ ہم خوشیاں کریں۔ آؤ ہم اپنے رب اور منعم حقیقی کی حمد کے گیت گائیں۔ کہ اس نے ہم پر پہلی امتوں سے بڑھ کر انعام کیا۔ کہ اس نے پہلے نبیوں میں سے صرف حضرت موسیٰ کو ہی اپنی امت سے نعمت کے یاد کرانے کا ذکر فرمایا۔ اذکروا نعمت اللہ علیکم اذ جعل فیکم انبیاء۔ خدا نے تم میں نبی پیدا کئے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے ہم کو وہ نبی عطا کیا جس کو خاتم النبیین قرار دیکر ہمیں بشارت دیدی کہ اے امت چونکہ تو خیر امت ہے۔ اسلئے تجھے وہ نبی دیا۔ جو خیر الرسل ہے اور جامع ہے تمام کمالات انبیاء کا۔ اور منتقل کرنیوالا ہے ان انعامات کو اپنے کامل متبعین میں۔ پس ہمارا یہ نبی تم کو خدا کی یہی نعمت یاد نہیں کراتا۔ کہ اس نے تم میں نبی پیدا کئے۔ بلکہ ہمارا نبی تم سے یہ کہتا ہے کہ میں نے تمام نبیوں کی خوبیاں تمہارے لئے اپنے اندر جمع کرلی ہیں۔ آؤ میں تم کو موسیٰ کا ہمرنگ بنادوں۔ عیسےٰ کا ہمرنگ بنادوں۔ ابراہیم کا ہمرنگ بنادوں داؤد اور کرشن اور رامچندر جی کا ہمرنگ بنادوں۔ کیونکہ میں ہی ہوں جس کے اندر سب نبیوں کے نقوش ہیں۔ آؤ من یطع اللہ والرسول کے فرمان کے مطابق میرے کامل فرمانبردار اور تبیع بنجاؤ۔ تا تم ان نقوش کو حاصل کرکے سارے نبیوں کے نور اپنے اندر جمع کرسکو۔ کیونکہ یہ سب انعام تم کو دینے کے لئے اپنے منعم حقیقی کیطرف سے مجھے دئے گئے ہیں۔

میرے محترم بھائیو! یہ دعویٰ صرف دعویٰ ہی رہتا۔ اگر کوئی ایسا شخص پیدا نہ ہوتا۔ جو خاتم النبیین کے اس مفہوم کی اپنے وجود سے تصدیق نہ کرتا۔ پس میں آپ کو مبارک دیتا ہوں۔ کہ ایسا بزرگ وجود اور خدا کا پیارا بندہ حضرت مرزا غلام احمد قادیانی ہیں۔ جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خاتم کے تمام نقوش کو اپنے اندر لے کر ایک طرف تو فرمایا:-

صد ہزاراں یوسفے بینم دریں چاہ ذقن
واں مسیح ناصری شد از دم او بیشمار

اور دوسری طرف اپنے آپکو پیش کرکے فرمایا:-

میں کبھی آدم کبھی موسیٰ کبھی یعقوب ہوں
نیز ابراہیم ہوں نسلیں ہیں میری بیشمار

پس مبارک ہیں وہ جو اس نکتہ کو سمجھیں اور خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیوض اور تاثیر قدسی سے فائدہ اٹھائیں +

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

لنڈن ۶ جنوری۔ کل بنگال کے نئے گورنر مسٹر رچرڈ کیسی نے اخباری نمائندوں سے کہا کہ بنگال کو پہلے قحط کی مصیبت اٹھانی پڑی ہے۔ پھر بیماریوں کے مصائب سے گزرنا پڑا ہے۔ اس میں ان کے ساتھ ہماری دلی ہمدردی ہے۔ ہم نے مشرق وسطی سے بنگال کو ممکن مدد پہنچانے کی کوشش کی۔ آئندہ بھی بنگال وزارت اس کے لئے جو قدم اٹھائے گی۔ اس میں میں اس کی مدد کرونگا یہ بھی کہا کہ ہندوستان بہت جلد نوآبادیوں کا درجہ حاصل کرلیگا۔ اور اس کی حیثیت وہی ہوگی جو دوسری نوآبادیات کی ہے۔ مسٹر کیسی نے یہ بھی کہا کہ آسٹریلوی حکومت نے ہندوستان کے لئے ہائی کمشنر بھیجدیا ہے۔ اور ہندوستان سے بھی کہا ہے کہ اپنا نمائندہ آسٹریلیا میں بھیجے۔ اس سے معلوم ہوسکتا ہے کہ آسٹریلیا کو ہندوستان سے کس قدر دلچسپی ہے۔

چنگنگ ۶ جنوری۔ چین کے اڈوں سے اڑکر امریکی ہوائی جہازوں نے شمالی سیام میں لمپانگ کی جاپانی چھاؤنی پر زور کا حملہ کیا۔ یہ جگہ برما جانے والی سڑک پر ہے۔ جس کے ذریعہ جاپانی برما میں سامان بھیجتے ہیں۔

واشنگٹن ۶ جنوری۔ جنوبی بحرالکاہل میں اتحادی ہوائی جہازوں کا زور دشمن کے بحری جہازوں پر رہا۔ ہمارے طیاروں نے پرتگالی تیمور کے پاس دو جاپانی جہازوں پر نشانے لگائے۔ دونوں پر نشانے لگتے ہی زور کی آگ بھڑک اٹھی۔ نیو آئرلینڈ کے پاس ایک جاپانی کروزر پر نشانہ لگا۔ ایک اور ٹاپو کے پاس دشمن کے جہازوں پر مشین گنوں سے گولیوں کی بوچھاڑ کی گئی۔ ایک اتحادی ہوائی دستے نے راباؤل کی چھاؤنی پر حملہ کیا۔ اور چھ جاپانی ہوائی جہازوں کو برباد کیا۔ پانچ اور کو بھی نقصان پہنچایا۔

واشنگٹن ۶ جنوری۔ نیو برٹن میں راس گلاسٹر سے آگے اتحادی فوج بورڈنگ کی خلیج کی طرف بڑھ رہی ہے۔ ادھر اراوے کے مورچے پر دونوں فوجوں کی زبردست جھڑپیں ہوئیں۔ نیوگنی میں سائیڈور سے آگے اتحادی دستے بڑھ رہے ہیں۔ دشمن کے ہوائی جہازوں نے یہاں حملہ کرنے کی کوشش کی۔ جن میں سے پانچ کو گرالیا گیا۔

ماسکو ۶ جنوری۔ روسی فوجوں نے نیپر کے موڑ پر جرمنوں کی لائن کو توڑ دیا ہے۔ شمالی کنارے پر اس لائن کے ٹوٹ جانے کی وجہ سے ۵ لاکھ جرمنوں کے لئے خطرہ پیدا ہوگیا ہے۔ گذشتہ ۲۴ گھنٹے میں روسیوں نے دو شہروں پر قبضہ کرلیا ہے۔ جن میں سے ایک جرمنوں کے بچاؤ کی اہم چوکی تھی۔ اب روسی فوجیں ایک چوڑے مورچے پر بڑھ رہی ہیں انہوں نے ساٹھ اور گاؤں پر قبضہ کرلیا ہے۔

لنڈن ۶ جنوری۔ برطانی ہوائی وزارت نے اعلان کیا ہے۔ کہ انگریزی ہوائی جہازوں نے بحیرہ بالٹک کی ایک مشہور بندرگاہ پر بڑے زور کا حملہ کیا۔ اس بندرگاہ پر پہلے بھی انگریزی بمباروں نے کئی حملے کئے ہیں۔ یہ شہر پامورینیا کی راجدھانی ہے۔ یہاں پر کئی چیزیں بنانے کے کارخانے ہیں۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے کل رات برلن پر بھی حملہ کیا۔ اس کے علاوہ مغربی جرمنی اور شمالی فرانس میں جرمن ٹھکانوں کی خبر لی۔

لنڈن ۶ جنوری۔ اٹلی کی لڑائی کے بارے میں سرکاری اعلان مظہر ہے کہ پانچویں فوج نے ایک پہاڑی علاقے میں حملہ کرکے ۱۰ میل چوڑے مورچے پر ایک میل آگے بڑھ گئی ہے۔ یہاں ایک گاؤں سان بٹوری کے ایک ایک مکان پر لڑائی ہورہی ہے۔ موسم کی خرابی کی وجہ سے اتحادی فائٹر کوئی زیادہ کارروائیاں نہیں کرسکے۔ ایک اتحادی دستے نے ایڈریاٹک کے کنارے پر سارو کے مقام پر سخت حملہ کیا۔

ماسکو ۶ جنوری۔ روسی فوجیں بارڈی چیف پر قبضہ کرنے کے بعد آگے بڑھ رہی ہیں تاکہ پولینڈ کو جانے والی اس ریلوے لائن کو کاٹ دیں۔ جس کے ذریعے جرمن نیپر کی فوجوں کو رسد اور کمک پہنچا رہے ہیں۔

واشنگٹن ۶ جنوری۔ بوگن کی کھاڑی کے علاقے میں لڑائی کا زور بڑھ رہا ہے۔ ادھر راس گلاسٹر کے مورچے پر امریکی ٹینکوں اور پیدل فوج کے ذریعہ آگے بڑھ رہے ہیں۔ سائیڈور والی امریکی فوج بھی اپنے مورچے کو اور چوڑا کر رہی ہے۔

کانپور ۵ جنوری۔ ایک مقامی عدالت نے کپڑے کے ایک سرکردہ بیوپاری کو ڈیفنس رولز کے ماتحت ایک ہزار روپیہ جرمانہ یا بصورت عدم ادائے جرمانہ چھ ماہ قید سخت کی سزا کا حکم سُنادیا۔ اس کے خلاف یہ الزام ہے کہ اُس نے سوتی کپڑے اور سوت کے کنٹرول آرڈر کی خلاف ورزی کی۔

لنڈن ۵ جنوری۔ جرمن خبررساں ایجنسی نے اطلاع دی ہے کہ حکومت جرمنی نے ایک خاص فرمان جاری کیا ہے۔ جس کی رُو سے تمام جرمن نوجوانوں کی لام بندی جنگی مقاصد کے لئے لازمی قرار دے دی گئی ہے۔ اس حکم پر ۱۱ جنوری سے عمل ہوگا۔

لنڈن ۵ جنوری۔ آزاد یوگوسلاویہ کے صدر مقام سے یہ اطلاع شائع ہوئی ہے۔ کہ جرمن گسٹاپو (خفیہ پولیس) نے یوگوسلاویہ کے وزیر جنگ کے صدر مقام پر چھاپہ مارا اور جنرل موصوف کے چھ سو سپاہیوں کو گرفتار کرلیا۔

قاہرہ ۵ جنوری۔ مصری مجلس مبعوثین کا اجلاس کل منعقد ہوا۔ جس میں تقریر کرتے ہوئے رئیس الوزارت مصطفےٰ نحاس پاشا نے کہا کہ جنگ کے بعد مصر اور برطانیہ کے تعلقات پہلے سے زیادہ مستحکم و مضبوط ہوجائیں گے۔ حزب مخالف کی یہ خواہش ہے کہ مصر اور برطانیہ کے درمیان جو میثاق ۱۹۳۶ء میں طے ہوا تھا۔ اس پر نظر ثانی کی جائے۔ مگر اس جنگ نے ثابت کردیا ہے۔ کہ مصر اور برطانیہ نازک دور میں بھی ایک دوسرے کے رفیق رہ سکتے ہیں۔ اس لئے مجھے اُمید ہے کہ جنگ کے بعد مصری دُنیا کی دُوسری آزاد دولتوں کی طرح آزادی اور حریت کی فضاء میں سانس لے سکے گا۔ دول عربیہ میں اتحاد یکجہتی کی